اپریل فول

مولانا محمد یونس صاحب حفظہ اللہ
مدرس جامعہ سلفیہ

اطمینان قلب اور دلی سکون ایک ایسی چیز ہے جس کا ہر شخص متمنی اور متلاشی رہتا ہے کیونکہ سکون قلب کے بغیر دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت بھی لذت نہیں دیتی۔ جن نعمتوں کی خاطر انسان صبح سے شام تک کولہو کے بیل کی طرح مصروف عمل رہتا ہے یہ سب نعمتیں حاصل ہو جانے کے بعد بھی اگر اسے اطمینان قلب حاصل نہ ہو تو بے چارہ انسان کبھی شراب میں سکون تلاش کرتا ہے کبھی خواب آور گولیوں کے استعمال سے قلبی (اضطراب دور کرنا چاہتا ہے اگر یہ سب چیزیں بھی اسے راحت وسکون کے لمحات نہ دے سکیں تو پھر وہ موت کی دیوی کو گلے لگانے پر تیار ہو جاتا ہے یوں اپنی بے سکون زندگی سے نجات حاصل کر کے دائمی عذاب کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

سکون قلب انسان کیلئے بیش بہا بلکہ بے مثال نعمت ہے۔ انسان کو یہ نعمت کیسے حاصل ہو سکتی ہے، خالق انسان نے اسے عقدہ لا ینحل نہیں رہنے دیا بلکہ:

علم الانسان ما لم یعلم

کے تحت اس کی رہنمائی فرما دی کہ اطمینان قلب کا ذریعہ ذکر الٰہی کے سوا کوئی نہیں۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

کہہ کر یہ اصول بتا دیا کہ ذکر اللہ کے بغیر انسان کو یہ نعمت عظمیٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب کوئی مسلمان ذکر الٰہی کے ذریعہ اس بے مثال نعمت کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر کسی قسم کی کوئی مصیبت، صدمہ یا نقصان اس کے سکون کو برباد نہیں کر سکتا۔ دنیا کی بے شمار نعمتوں سے محرومی کے باوجود وہ خود کو پرسکون محسوس کرتا ہے۔ وہ ہر لحظہ خوشی ومسرت سے سرشار رہتا ہے۔ اسے عارضی سکون کے حصول کیلئے نہ کسی جشن بہاراں کا انتظار ہوتا ہے نہ وہ محبت کے چند بول سننے یا بولنے کیلئے ویلنٹائن ڈے (Valentines Day) کا متلاشی ہوتا ہے اور نہ دل بہلانے کیلئے اسے دوسروں کو بیوقوف بنا کر ہنسنے اور خوش ہونے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

جب کوئی مسلمان ذکر الٰہی کے ذریعہ اس بے مثال نعمت کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر کسی قسم کی کوئی مصیبت، صدمہ یا نقصان اس کے سکون کو برباد نہیں کر سکتا۔ دنیا کی بے شمار نعمتوں سے محرومی کے باوجود وہ خود کو پرسکون محسوس کرتا ہے۔ وہ ہر لحظہ خوشی ومسرت سے سرشار رہتا ہے۔ اسے عارضی سکون کے حصول کیلئے نہ کسی جشن بہاراں کا انتظار ہوتا ہے نہ وہ محبت کے چند بول سننے یا بولنے کیلئے ویلنٹائن ڈے (Valentines Day) کا متلاشی ہوتا ہے اور نہ دل بہلانے کیلئے اسے دوسروں کو بیوقوف بنا کر ہنسنے اور خوش ہونے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے

عارضی سکون کے یہ غلط ذرائع وہی شخص اختیار کرتا ہے جس نے اپنے خالق کے بتائے ہوئے اصولوں کو بالائے طاق رکھ دیا ہو۔ ایسا خالق کہ اس سے بہتر انسانی مشین کی ساخت، ضرورت، مالہ اور ماعلیہ کو کوئی نہیں جانتا۔ جو شخص اپنے پیدا کرنے والے کی ہدایات کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ خوشی ومسرت کے حصول کیلئے انسانوں کے خود ساختہ جشنوں اور ایام کی طرف نظر اٹھا کے نہیں دیکھتا۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے خالق نے اس کی مادی ضرورت کا سامان مہیا کر رکھا ہے۔ فرمان نبوی ہے:

قد ابدلکم اللہ خیرا منها یوم الاضحی ویوم الفطر (ابو دائود)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے خود ساختہ ایام کے مقابلہ میں تمہیں (خوشی ومسرت کی فطری ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے) دو بہترین دن عید

الاضحیٰ اور عید الفطر عطا فرما دیئے ہیں۔

بلکہ ایسا انسان تو جشن آزادی بھی روزہ رکھ کر اظہار بندگی سے مناتا ہے۔

عظیم فتح کے حصول پر بھی وہ سر جھکائے عاجزی و انکساری کیساتھ مفتوحہ علاقے میں داخل ہوتا ہے۔ ہر نعمت ملنے پر اپنی پیشانی کو اپنے آقا کے در پر گرا دیتا ہے۔ مصیبت کے نازل ہونے پر بھی اس کا ذکر زبان پہ لاتا ہے اور ایسا ایک کلمہ بھی زبان سے ادا نہیں کرتا جس میں اس کی ناراضگی کا اندیشہ ہو۔ ایسا شخص نہ صرف یہ کہ خود پرسکون و مطمئن رہتا ہے بلکہ وہ دوسروں کی دلجوئی کرنے اور ان میں راحت و سکون بانٹنے کو اپنا نصب العین بنالیتا ہے۔

اقوام مغرب جو اپنے خالق اور اس کی تعلیمات سے بہت دور جا چکی ہیں جنہیں دنیا کی ہر قسم کی نعمتیں، آسائشیں اور سہولتیں میسر ہیں۔ مگر پھر بھی وہ اجتماعی طور پر ذہنی سکون اور اطمینان قلب سے محروم ہیں۔ اس محرومی کے علاج کے طور پر نشہ آور چیزوں کا استعمال ان کی زندگی کا جزو لاینفک بن چکا ہے۔ اختتام ہفتہ (Week End) پر وہ ایک پابندی سے آزاد ہو کر چند ساعات کا سکون حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مشینی معاشرہ میں رہنے کی وجہ سے ان کی باہمی محبتیں دم توڑ رہی ہیں۔ نہ زوجین میں سچی محبت ہے اور نہ اولاد کے دل میں والدین کا احترام ہے۔ نہ بچوں کو سچی ممتا اور پدرانہ شفقت حاصل ہے۔ نہ بہن بھائیوں کے دل میں ایک دوسرے کیلئے ایثار و قربانی کے جذبات موجود ہیں نہ دوست و احباب میں اخلاص و مودت ہے نہ وفا شعاری ہے۔ اور نہ کسی کی وفا پر اعتماد ہے۔ خود غرضی اور بے اعتمادی اس انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے کہ انسانوں سے بڑھ کر حیوانوں سے بلکہ کتوں سے محبت کی جاتی ہے۔ یہ سب محروم محبت اپنی تشنگی کو دور کرنے کیلئے، سچی محبت کے چند بول سننے اور اظہار محبت کیلئے ویلنٹائن ڈے کے منتظر رہتے ہیں۔

سچی محبت کے فقدان کی وجہ سے نکاح جیسے پاکیزہ بندھن کو محض ایک معاہدہ (Agreement) قرار دیا گیا ہے۔ جنس مخالف کی بے وفائی کی وجہ سے یہ لوگ بالتدریج جذبہ انتقام سے لبریز ہوتے ہوئے حیوانات سے اپنی جنسی پیاس بجھانے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اور عذاب الٰہی کو دعوت دے کر نمونہ عبرت بننے والے شیطانی عمل جنس پرستی کو اپنی زندگی میں شامل کر رہے ہیں بلکہ اسے ایک قانونی حیثیت دی جا رہی ہے۔

باہمی محبت و مودت کے ناپید یا کم ہونے کی وجہ سے باہمی احترام ختم ہوتا جا رہا ہے۔ دوسروں سے استہزاء اور انہیں بیوقوف بنا کر مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اپنی خوشی کیلئے دوسروں کو نقصان پہنچانے اور پریشانیوں میں دھکیلنے سے گریز نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ایک قومی دن کی طرح اپریل فول منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ چیزیں خالق سے نا آشنا اور مذہب سے دور مغربی معاشرے کی ضرورت تو ہو سکتی ہیں مگر مسلم معاشرہ کیلئے یہ کسی بھی لحاظ سے شایان شان نہیں ہیں۔

افسوس کہ آج مسلمان معاشرہ جس کے پاس اطمینان قلب کے حصول کے بہترین ذرائع موجود ہیں وہ مغرب کو ایک آئیڈیل معاشرہ تصور کرتے ہوئے اس کی تقلید کو باعث فخر سمجھتا ہے اور بھول جاتا ہے کہ مغرب کی اندھی تقلید میں وہ کس طرح اپنی دینی اور اسلامی روایات اور اخلاقی اقدار سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ اور اسے مغربی معاشرہ کے ظالمانہ شکنجہ میں پھنسنے والوں کی سسکیاں سنائی نہیں دیتیں۔ جو اس معاشرہ سے نفرت کرتے ہوئے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کر رہے ہیں۔

افسوس کہ آج مسلمان معاشرہ جس کے پاس اطمینان قلب کے حصول کے بہترین ذرائع موجود ہیں وہ مغرب کو ایک آئیڈیل معاشرہ تصور کرتے ہوئے اس کی تقلید کو باعث فخر سمجھتا ہے اور بھول جاتا ہے کہ مغرب کی اندھی تقلید میں وہ کس طرح اپنی دینی اور اسلامی روایات اور اخلاقی اقدار سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ اور اسے مغربی معاشرہ کے ظالمانہ شکنجہ میں پھنسنے والوں کی سسکیاں سنائی نہیں دیتیں۔

یکم اپریل کو دوسروں کو بے وقوف بنانے اور جھوٹ بول کر انہیں پریشان کرنے کی لعنت مسلمانوں میں عام ہوتی جا رہی ہے۔ اور سرکاری وسائل بھی یہودی سازش کے نتیجہ میں بے حیائی، فحاشی مخرب اخلاق اور ملعون رسوم کو مسلم معاشرہ میں عام کرنے کی سعی میں مصروف ہیں یہودی جو کسی غیر یہودی کو انسان نہیں تسلیم کرتے اور انہیں ذلیل و رسوا کر کے انسانیت کے معیار سے گرانا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں افسوس کے مسلمان نادانستہ ان کے آلہ کار بن کر ان کے پھیلائے ہوئے تباہی کے راستے پر چلنے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھ رہے ہیں اور پوری قوم کو اس تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔

اسلام تو اس بات کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ جھوٹ بول کر دوسروں کو ہنسایا جائے۔فرمان نبوی ہے:

ویل للذی یحدث بالحدیث لیضحک به القوم فیکذب ویل له ویل له (ترمذی)

جو دوسروں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے اس کیلئے ہلاکت ہو۔اس کیلئے بربادی ہو۔

جب دوسروں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے۔تو جھوٹ بول کر کسی دوسرے کو پریشان کرنا اور اس کی پریشانی پر ہنسنا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

اپریل فول کی بنیاد ہی جھوٹ ہے۔جب کہ اسلام میں جھوٹ ایک ایسا جرم ہے جو کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔کیونکہ ایک جھوٹ بہت سے گناہوں کا نقطہ آغاز ہوتا ہے۔جھوٹ جھوٹے آدمی سے بے شمار گناہوں کا ارتکاب کروانے کے بعد اسے جہنم میں گرادیتا ہے۔

فرمان نبوی ہے:

ایاکم والکذب فان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار (متفق علیه)

جھوٹ سے اجتناب کرو۔بے شک جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔اور گناہ جہنم میں لے جاتے ہیں۔

اسلام تو بچوں کو بہلانے کیلئے بھی جھوٹ کی اجازت نہیں دیتا بڑوں کو بے وقوف بنانے کی اجازت کیونکر ہوسکتی ہے۔

محسن انسانیت ﷺ نے اس عورت سے فرمایا تھا۔جس نے اپنے بچے کو بلانے کیلئے کہا کہ آؤ میں کچھ دوں:

ان انت لو لم تعطیه شیئا کتب علیک کذبة (ابوداؤد)

اگر تم بچے کو کچھ نہ دیتیں تو تیرے نامہ اعمال میں ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔

اسلام نے تو جھوٹ کو نفاق کی علامت قرار دیا ہے۔مومن کا یہ وصف کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ محض چند قہقہوں کیلئے کسی دوسرے انسان کو جھوٹ بول کر کسی پریشانی یا تکلیف میں مبتلاء کردے۔

مسلمان کا وصف تو یہ قرار دیا گیا ہے:

> یہودی جو کسی غیر یہودی کو انسان نہیں تسلیم کرتے اور انہیں ذلیل و رسوا کرکے انسانیت کے معیار سے گرانا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں افسوس کے مسلمان نادانستہ ان کے آلہ کار بن کر ان کے پھیلائے ہوئے تباہی کے راستے پر چلنے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھ رہے ہیں اور پوری قوم کو اس تباہی کی طرف لے جارہے ہیں

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده

مسلمان تو وہ ہوتا ہے جس کے ہاتھ اور زبان کے شر سے دیگر مسلمان محفوظ رہیں۔قرآن نے تو استہزاء و تمسخر کو حرام قرار دیا ہے۔

فرمان ربانی ہے:

لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منهم (الحجرات)

ہر گروہ دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھے اور ایک دوسرے سے تمسخر نہ کرے جب کوئی شخص خود کو اعلیٰ اور دوسرے کو حقیر سمجھے گا تو اسے مذاق کا نشانہ بنائے گا۔لیکن جب دوسرے کا احترام ملحوظ خاطر ہوگا تو اس کے تمسخر سے احتراز کرے گا۔

جب دوسرے کا تمسخر اور استہزاء حرام ہے تو جس استہزاء کی بنیاد جھوٹ پر ہو وہ کس طرح جائز ہوسکتا ہے۔

اسلام نے مسلمان خون کو محترم قرار دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوتے بیت اللہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

ما اطیبک وما اطیب ریحک وما اعظمک وما اعظم حرمتک والذی نفس محمد بیده لحرمة المومن عند الله اعظم من حرمتک ماله ودمه (ابن ماجه)

اے بیت اللہ تو کس قدر پاکیزہ ہے اور تیری فضا کس قدر پاکیزہ ہے تو کتنا عظیم ہے اور تیری حرمت کس قدر عظیم ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد رسول اللہ ﷺ کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مومن کی حرمت تیری حرمت سے زیادہ ہے۔

اپریل فول کا جھوٹ بسا اوقات انتہائی صدمہ اور اذیت کا باعث بنتا ہے اور جان لیوا ثابت ہوتا ہے کبھی دو گروہوں میں قتل و غارت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

اپریل فول کا عمل ہر لحاظ سے ایک لعنت ہے جس سے بچنا مسلمان فرد اور قوم کیلئے نہایت ضروری ہے۔

اسلام نے مزاح کو نہ برا سمجھا ہے نہ اسے حرام قرار دیا ہے لیکن جس مزاح کی بنیاد جھوٹ پر ہو یا اس میں جھوٹ کی آمیزش ہو ایسا مزاح مباح نہیں ہے۔